از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 14 مارچ 1956

ویمی ریڈی ستیہ نارائن ریڈی و تین دیگران

بنام

دی سٹیٹ آف حیدر آباد۔

[ویوین بوس اور چندر شیکھر اایئر جسٹس صاحبان]

جرم، ارتکاب- ایک شخص موجود ہے لیکن مدد یا حوصلہ افزائی نہیں کر رہا ہے- آیا جرم کرنے والا ہو یا ساتھی- ملزم کے خلاف واحد گواہ کے بیان کی تصدیق- قانون کو کیا ضرورت ہے۔

اس انتہائی تجویز کے لیے کوئی وارنٹ نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی جرم کا ارتکاب دیکھتا ہے اور کسی اور کو اس کی معلومات نہیں دیتا ہے، تو اسے قانون میں ساتھی سمجھا جا سکتا ہے اور اسے اصل مجرموں کے ساتھ کٹہرے میں ڈالا جا سکتا ہے۔

کوئی شخص موجود ہو سکتا ہے، اور، اگر مدد اور حوصلہ افزائی نہیں کرتا ہے، تو نہ تو مقر ہو سکتا ہے اور نہ ہی معاون؛ جیسے، اگر A، کسی قتل میں موجود ہوتا ہے اور اس میں کوئی حصہ نہیں لیتا ہے، نہ ہی اسے روکنے کی کوشش کرتا ہے، یا قاتل کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے، تو یہ طرز عمل خود اسے مقر یا معاون نہیں بنائے گا۔

رسل آن کرائم، 10 ویں ایڈیشن، صفحہ 1846، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

ملزم کے خلاف واحد گواہ کے ثبوت کی تصدیق کے معاملے میں قانون جس چیز کا مطالبہ کرتا ہے وہ یہ ہے کہ ملزم کو جرم سے جوڑنے والی کہانی کے مادی حصے کی ایسی تصدیق ہونی چاہیے جو معقول ذہنوں کو مطمئن کرے کہ اس شخص کو سچا گواہ سمجھا جا سکے۔ تصدیق براہ راست ثبوت ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ ملزم نے جرم کا ارتکاب کیا؛ یہ کافی ہے اگر یہ جرم کے ساتھ اس کے تعلق کا محض قرائنی شہادت ہے۔ تصدیق کی نوعیت کا انحصار ہر معاملے کے مخصوص حالات کے مطابق ہو گا اور مختلف ہو گا۔

ریکس بنام باسکرویل (1916)2 کے۔بی۔ڈی۔658، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 28 سے 31، سال 1955۔

اصل فوجداری مقدمہ نمبر 127، سال 1950 میں ورنگل میں سیشن جج کی عدالت 6 نومبر 1951 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی فوجداری اپیل نمبر 1260 سے 1263، سال 1951/1952 میں حیدرآباد عدالت عالیہ کے 11 فروری 1953 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

ایچ جے امریگر، اپیل نمبر 1 کے لیے۔

کے آر چودھری، اپیل کنندگان کے لیے نمبر 2 سے 4۔

جواب دہندہ کی طرف سے پورس اے مہتا اور پی جی گوکھلے۔

14.1956 مارچ۔

عدالت کا فیصلہ چندر شیکھرا ایئر جسٹس نے سنایا۔

چار اپیل کنندگان اور شیشایا اور پیچی ریڈی نامی دو دیگراں، جو سبھی کمیونسٹ ہیں، پر ایک وینکٹ کرشن شاستری کے قتل کا الزام عائد کیا گیا تھا جو کانگریس کارکن یا رہنما تھا۔

اپیل گزاروں کو جرم کا مجرم قرار دیا گیا لیکن دیگر دو کو سیشن جج، ورنگل، ریاست حیدرآباد نے اس حیران کن بنیاد پر بری کر دیا کہ ان کے خلاف کوئی واضح کارروائی ثابت نہیں ہوئی۔ اپیل گزاروں نے حیدرآباد میں عدالت عالیہ میں اپیلوں کو ترجیح دی اور ان پر عائد سزائے موت کی تصدیق کے لیے معمول کا حوالہ تھا۔ اپیلوں کی سماعت جسٹس دیش پانڈے اور جسٹس ڈاکٹر میر سعادت علی خان پر مشتمل بنچ نے کی اور وہ ایک دوسرے سے متفق نہیں تھے۔ جسٹس دیش پانڈے نے مؤقف اختیار کیا کہ ثبوت اپیل گزاروں کے جرم کو ثابت نہیں کرتے اور انہوں نے انہیں بری کر دیا۔ دوسری طرف، ڈاکٹر میر سعادت علی خان اس نتیجے پر پہنچے کہ استغاثہ نے اپنا مقدمہ معقول شک سے بالاتر کر دیا ہے۔ انہوں نے سزاؤں کی تصدیق کی لیکن سزاؤں کو کم کر کے عمر قید کر دیا۔ رائے کے اس اختلاف کی وجہ سے، معاملہ تیسرے جج، منوہر پرشاد جسٹس کے پاس بھیج دیا گیا اور وہ اپنے

فاضل بھائی ڈاکٹر میر سعادت علی خان کی طرف سے دیے گئے مجرم کے فیصلے سے متفق ہو قابل۔ ہم نے اپیل گزاروں کو اس عدالت کے سامنے آنے کی خصوصی اجازت دے دی۔

واقعے کے حقائق، جیسا کہ استغاثہ نے الزام لگایا ہے، یہ ہیں۔ سال 19-1-1949 کی شام، ماتور پیٹا گاؤں کے متوفی وینکٹ کرشن شاستری اور پانچ دیگر افراد، جو ان کی طرح کانگریس کے کارکن تھے، ایک ٹینک سے گاؤں لوٹ رہے تھے۔ کمیونسٹ رہنماؤں میں سے ایک ناگ بھوشن راؤ کو ایک یا دو ماہ قبل گرفتار کیا گیا تھا اور کمیونسٹ پارٹی کا خیال تھا کہ وینکٹ کرشن شاستری اس گرفتاری کے ذمہ دار ہیں۔ اس لیے کیمونسٹوں کا ایک بڑا گروہ، جس کی تعداد تقریباً 25 یا 30 تھی، بشمول ملزم، بندوقوں اور تلواروں سے لیس، وینکٹ کرشن شاستری کی قیادت والے کانگریس گروہ سے بدلہ لینے کے لیے ماتور پیٹا گیا۔ جب وہ شام کی چہل قدمی کے بعد گاؤں واپس جا رہے تھے تو وہ کانگریس کے گروہ میں گھس گئے۔ گواہِ استغاثیہ 14، گوپائی نامی ایک دھوبی لڑکا اس کمیونسٹ گروہ کے کیمپ پیروکاروں میں سے ایک تھا۔ وینکٹ کرشن شاستری اور ان کے ساتھی کارکنوں کو ان کے اپنے کپڑوں سے باندھ دیا گیا اور انہیں گاؤں کے چاوڑی کی طرف لے جایا گیا جس پر کانگریس کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ گواہِ استغاثیہ 17 کے گھر سے ایک رسی لائی گئی اور کانگریس گروہ کے ارکان کو اس رسی سے باندھ کر گاؤں سے کچھ فاصلے پر ایک لال چنے کے کھیت میں لے جایا گیا، اور ان سب کو ان کے دشمنوں نے مارا پیٹا؛ شاستری کے علاوہ، باقی لوگوں کو جگہ سے نکال دیا گیا۔ شاستری کو رسی سے باندھ کر منگا پتی (دلم یا ٹولے کا سردار) اور ملزم مشرقی سمت میں لے گئے۔ گواہِ استغاثیہ 14 اس گروہ کا پیچھا کر رہا تھا جس کے سر پر ان کے کپڑوں کی ایک گٹھری تھی۔ سکنے ویڈو گاؤں میں تھوڑی دیر رکنے کے بعد، جہاں کچھ کھانا لیا گیا تھا، پارٹی وینکٹ کرشن شاستری کو قیدی بنا کر چار یا پانچ میل دور ایک ندی کے قریب ایک آموں کے درختوں کی طرف چلے گئے۔ متوفی، گوپائی (گواہِ استغاثیہ 14) اور کچھ ملزم ندی کے کنارے رہ گئے۔ دوسرے کچھ آگے بڑھ گئے اور ان میں سے ایک حکم لے کر واپس آیا کہ وینکٹ کرشن شاستری کو لایا جائے۔ وینکٹ کرشن شاستری کو ساتھ لے جایا گیا اور جب چاند زوال پر تھا، جس رسی سے اسے لے جایا گیا تھا اسے متوفی کی گردن میں پھندے سے باندھ دیا گیا تھا۔ دو ملزموں نے رسی کے ایک سرے کو اور دو دیگر اس سرے کو مخالف سمتوں میں کھینچا۔ وینکٹ کرشن شاستری کو اس طرح گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا گیا۔ ایک گڑھا کھودا گیا اور وینکٹ کرشن شاستری کی لاش کو دریا کے کنارے دفن کیا گیا۔ گواہِ استغاثیہ 14 نے یہ سب چاندنی کی صاف روشنی میں بیس گز کے فاصلے سے دیکھا۔

دو یا تین دن بعد، جنگل اور پہاڑی اڈوں میں کچھ گھومنے کے بعد، استغاثہ کے گواہ 14 نے اپنے آقاؤں کی صحبت چھوڑ دی، جن سے لڑکے کے والد گواہِ استغاثیہ 7 نے درخواست کی تھی کہ وہ اسے لڑکے کو لے جانے کی اجازت دے۔

اگلی صبح گواہِ استغاثیہ 2 پولیس پٹیل کی طرف سے وینکٹ کرشن شاستری کے اغوا کے بارے میں ایک رپورٹ بھیجی گئی اور تفتیش شروع کی گئی۔ 8-2-1949 پر، یعنی اس واقعے کے تقریباً بیس دن بعد، کوؤں اور گدھوں کے اس جگہ کے گرد گھومنے کے نتیجے میں دریا کے کنارے سے ایک انسانی جسم کی کچھ ہڈیاں دریافت ہوئیں۔ پولیس پٹواری (گواہِ استغاثیہ 10) نے اس دریافت کے بارے میں ایک رپورٹ بھیجی۔ پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور لاش کو باہر نکالا جس کی شناخت وینکٹ کرشن شاستری کے طور پر ہوئی۔ یہ 9-2-1949 پر تھا۔ اسے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا۔ جس حالت میں لاش نکالنے کے وقت تھی اسے پنچ نامہ میں بیان کیا گیا ہے جو اس کے بعد تیار کیا گیا تھا۔ پوسٹ مارٹم کے معائنے کے نتائج ڈاکٹر گواہِ استغاثیہ 7 کے ذریعے بتائے جاتے ہیں۔

جرم کا واحد گواہ ہونے کے ناطے، دھوبی لڑکے (گواہِ استغاثیہ 14) کو مسٹر امریگر کی طرف سے شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا جس نے اپیل گزاروں کے لیے گودی مختصر رکھا۔ اس نے اسے ایک ساتھی اور ایک غیر متزلزل جھوٹا قرار دیا اور اس نے ہم سے اپنے شواہد کو دیکھنے کو بھی نہیں کہا۔ گواہِ استغاثیہ 14 ساتھی کی تعریف کو پورا نہیں کرتا؛ وہ ان تقاضوں سے کچھ کم ہے جو اسے یہ درجہ فراہم کریں گے۔ شواہد کے مطابق، وہ اپنے والد کے ساتھ جھگڑے کے بعد اپنے والدین کے گھر سے نکل گیا اور جنگلوں میں گھومتے ہوئے اسے کمیونسٹوں نے صرف 3 دن پہلے اٹھایا اور اسے کھانا دینے کے وعدے پر اپنے نوکر کے طور پر لے لیا۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کا بنیادی فرض اس کے سر پر کپڑوں کی گٹھڑی لے کر جانے والے گروہ کے ساتھ جانا تھا۔ یہ اس صلاحیت میں تھا کہ وہ نہ صرف متوفی کے اغوا کو دیکھ سکے بلکہ اصل قتل کا گواہ بھی بن سکے۔ اس نے جرم کے ارتکاب میں یا اس کے لیے کسی فعال یا غیر فعال تیاری میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ وہ شریک جرم نہیں تھا۔ اپنے عارضی آقاؤں سے رہائی حاصل کرنے کے بعد وہ اپنے والد کے ساتھ گاؤں واپس چلا گیا۔ یہ سچ ہے کہ اس نے اپنے والد کے علاوہ کسی اور کو قتل کا راز نہیں بتایا۔ لیکن متعلقہ وقت کے دوران اس خطے میں ہونے والے مظالم اور دہشت گردی کے پیش نظر کون کرے گا؟ اس کے لیے ایک بہت ہی بہادر آدمی کو سچ کا اعلان کرنے کی ضرورت تھی، جس کے اپنے آپ کو نتائج کی ضرورت نہیں تھی، اور ہم دھوبی لڑکے کو اتنی بے

خوفی کا سہرا نہیں دے سکتے۔ فاضل وکیل نے زور دے کر کہا کہ اگر کوئی شخص کسی جرم کا ارتکاب دیکھتا ہے اور اس کی معلومات کسی اور کو نہیں دیتا ہے تو اسے قانون میں ساتھی کہا جا سکتا ہے اور اسے اصل مجرموں کے ساتھ کٹہرے میں ڈالا جا سکتا ہے۔ تاہم، اس طرح کی انتہائی تجویز کے لیے کوئی وارنٹ نہیں ہے۔ دوسری طرف، رسل آن کرائم، 10 ویں ایڈیشن، صفحہ 1846 کا درج ذیل مختصر حوالہ اس کی عدم استحکام کو ظاہر کرے گا:-

"لیکن کوئی شخص موجود ہو سکتا ہے، اور، اگر مدد اور حوصلہ افزائی نہیں کرتا ہے، تو نہ تو مجرم ہو سکتا ہے اور نہ ہی معاون؛ جیسے کہ، اگر اے، کسی قتل میں موجود ہوتا ہے اور اس میں کوئی حصہ نہیں لیتا ہے، نہ ہی اسے روکنے کی کوشش کرتا ہے، یا قاتل کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے، تو یہ طرز عمل خود اسے مجرم یا معاون نہیں بنائے گا۔

درحقیقت، اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ گواہِ استغاثیہ 14 جیسے شخص کے ثبوت کو بہت احتیاط کے ساتھ پرتال کیا جانا چاہیے اور ہمیں پوری طرح مطمئن ہونا چاہیے کہ وہ سچائی کا گواہ ہے، خاص طور پر جب قتل دیکھنے کے لیے اس وقت کوئی دوسرا شخص موجود نہ ہو۔ اگرچہ وہ ساتھی نہیں تھا، پھر بھی ہم اس مخصوص معاملے میں مادی تفصیلات کی تصدیق چاہتے ہیں، کیونکہ وہ جرم کا واحد گواہ ہے اور اس کی واحد گواہی پر چار افراد کو پھانسی دینا غیر محفوظ ہوگا جب تک کہ ہمیں یقین نہ ہو کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ تاہم، اس طرح کی تصدیق جرم کے اصل ارتکاب کے سوال پر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر یہ تقاضہ تھا، تو ہمارے پاس آزاد گواہی ہوگی جس پر عمل کرنا ہے اور اس شخص کے ثبوت پر انحصار کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی جس کا موقف، اس خاص معاملے میں، کسی ساتھی کے ساتھ کسی حد تک مماثل کہا جا سکتا ہے، حالانکہ بالکل ایسا نہیں ہے۔ قانون جس چیز کا مطالبہ کرتا ہے وہ یہ ہے کہ ملزم کو جرم سے جوڑنے والی کہانی کے مادی حصے کی اس طرح کی تصدیق ہونی چاہیے جو معقول ذہنوں کو مطمئن کرے کہ اس شخص کو سچا گواہ سمجھا جا سکے۔ ریکس بنام باسکرویل([1]) کے اہم مقدمے میں لارڈ ریڈنگ چیف جسٹس نے اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ "تصدیق براہ راست ثبوت ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ ملزم نے جرم کیا ہے۔ اگر یہ جرم کے ساتھ اس کے تعلق کا محض قرائنی شہادت ہے تو یہ کافی ہے۔ تصدیق کی نوعیت کا انحصار ہر معاملے کے مخصوص حالات کے مطابق ہوگا اور مختلف ہوگا۔ جس چیز کی ضرورت ہے وہ کچھ اضافی شواہد ہیں جو اس بات کو ممکنہ بناتے ہیں کہ ساتھی کی کہانی سچ ہے اور اس پر عمل کرنا معقول حد تک محفوظ ہے۔

اس جائزے کے ذریعے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ گواہِ استغاثیہ 14 کے ذریعے دیے گئے شواہد کی کافی حد تک تصدیق ہوئی ہے۔ اپیل گزاروں کے لیے یہ متنازعہ نہیں تھا کہ متوفی کے اغوا کے حوالے سے گواہِ استغاثیہ 14 کی طرف سے دی گئی داستان کی سچائی کی حمایت میں متعدد گواہوں کی گواہی پر مشتمل وافر ثبوت موجود ہیں۔ یہ ثبوت محض دیکھنے والوں کی طرف سے نہیں بلکہ گواہِ استغاثیہ 3، 4، 5، 6 اور 9 جیسے افراد کی طرف سے دیا گیا تھا، جو متوفی کے ساتھ تھے جب کمیونسٹ گروہ ان پر آیا اور جن کو خود ٹولی نے بری طرح مارا پیٹا تھا اس سے پہلے کہ وہ ان میں سے کسی کی رحم دلانہ مداخلت پر آنے والی موت سے رہا ہو جائیں۔ ان کا کہنا ہے کہ رہائی کے وقت ملزم نے متوفی کو اپنے ساتھ رکھا اور اسے ملگوپد کی طرف لے گیا۔

اس مرحلے سے، گواہِ استغاثیہ 14 ہمیں دریا کے کنارے لے جاتا ہے جہاں متوفی اور اسے بیٹھنے کی اجازت تھی۔ ملزم دریا کے کنارے گیا اور بعد میں اپیل نمبر 1 کے احکامات پر متوفی کی قیادت متھیولو (چوتھے اپیل کنندہ) نے کنارے سے رسی کے ذریعے کی۔ رسی کو متوفی کی گردن میں پھندے سے باندھ کر دونوں طرف کے دو ملزموں نے مخالف سمتوں میں کھینچا اور شاستری کا گلا گھونٹ کر قتل کر دیا گیا۔ اس کی لاش کو دریا کے کنارے کھودے گئے گڑھے میں دفن کیا گیا۔ جب لاش کو باہر نکالا گیا تو اس کے گلے میں جو رسی ملی تھی، کہا جاتا ہے کہ وہ رسی ہے جس سے گواہِ استغاثیہ کے 3 سے 6 اور 9 کو باندھ دیا گیا تھا اور اسے اس شام کے اوائل میں جب گاؤں پر چھاپہ مارا گیا اور کانگریس کارکنوں کو کانگریس کے جھنڈے کی طرف مارچ کیا گیا تو ٹولی کے ارکان سلم برہما ریڈی (گواہِ استغاثیہ 17) کے گھر سے لائے تھے۔

اس بات کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ ملزم کی جماعت کا جب پہلی بار متوفی کی جماعت سے سامنا ہوا تو اس نے پوچھا کہ وینکٹ کرشن شاستری کون اور کہاں تھا۔ حملہ آور، جو ہر لحاظ سے مسلح تھے اور ان سب کو جان سے مارنے کی دھمکیوں میں ملوث تھے۔ متوفی کانگریس کا رہنما تھا اور یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ اسے بدون کر کے زبردست سزا دی گئی، جبکہ دیگر کو اچھی پٹائی اور تنبیہ کے ساتھ چھوڑ دیا گیا کہ وہ اپنی کانگریس سے وابستگی چھوڑ دیں۔ ان حالات میں یہ فطری ہے کہ وہ متوفی کو دور لے جائیں تاکہ اسے ختم کیا جا سکے۔ اس بات کی تصدیق یسوب (گواہِ استغاثیہ 12) کے شواہد سے بھی ہوتی ہے جو پڑوسی کھیت میں زیر بحث رات کو اپنی جوار کی فصل دیکھ رہا تھا۔

آیئے اب لاش کو نکالنے، جانچ رپورٹ، پوسٹ مارٹم سرٹیفکیٹ، اور ڈاکٹر کے ثبوت (گواہِ استغاثیہ 7) کی طرف رجوع کریں۔ ساکریوڈو کے پٹواری (گواہِ استغاثیہ 10) نے 8 فروری 1949 کو ایک رپورٹ بھیجی کہ انہیں اطلاع ملی ہے کہ ایک لاش دریا کے کنارے دفن ہے۔ رپورٹ درج نہیں کی گئی ہے لیکن لاش کی حالت کے بارے میں اس کا مقصد جانچ رپورٹ میں ناقابل شناخت بتایا گیا ہے۔ اسی دن دو پولیس سب انسپکٹر اور کچھ کانسٹیبل دریا کے کنارے پہنچے اور لاش کو باہر نکالا۔ اس کی حالت جانچ رپورٹ میں ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے:

"یہ دیکھا گیا کہ چنااور امبرا کی رسی گردن سے کمر تک لپٹی ہوئی تھی۔ دونوں ہاتھ غائب تھے اور دونوں ٹانگوں میں سے ایک جسم سے کم گوشت کے ساتھ لگی ہوی تھی۔ دوسری الگ ٹانگ (گھٹنے کے نیچے کا حصہ) کی ہڈیاں اور ایک ہاتھ کی ہڈیاں گڑھے میں پائی گئیں۔ سر میں کچھ بال تھے۔ چہرے کا گوشت گلا ہوا اور بوسیدہ تھا۔ دانت محفوظ اور صحت مند ہیں۔ گردن سے لے کر کولہوں تک سڑا ہوا گوشت ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ لاش کسی ہندو برہمن کی ہے۔"

پنچ نامہ پر دو افراد کے دستخط ہوتے ہیں، جن میں سے ایک کا مقدمہ گواہ کے طور پر کیا گیا ہے۔ اس نے، ان گواہوں کے ساتھ جنہوں نے اس شام کے کمیونسٹ چھاپے میں متوفی کے ساتھ مصافحہ کرنے والے کے طور پر ثبوت دیے، لاش کی شناخت وینکٹ کرشن شاستری کے طور پر کی ہے۔ ڈاکٹر کے پوسٹ مارٹم سرٹیفکیٹ کی نمایاں 2 ہے اور اس کے مطابق لاش کو کچلا گیا تھا اور یہاں تک کہ گلا گھونٹنے کے نشانات کا بھی پتہ نہیں چل سکا تھا۔ دونوں ہتھیلیاں کاٹ دی گئی تھیں، بایاں ہاتھ مکمل طور پر کاٹ دیا گیا تھا۔ صرف بائیں آنکھ سڑی ہوئی حالت میں تھی؛ دائیں آنکھ نہیں ملی تھی، دایاں کان نہیں تھا۔ گواہِ استغاثیہ 7 کے طور پر جانچ کی گئی، ڈاکٹر نے کہا ہے کہ لاش کے چہرے کی شناخت نہیں کی جا سکی، کیونکہ کھوپڑی کیچڑ سے لت پت تھی، اور چہرے کی ہڈی کی ساخت موجود تھی۔

اس ثبوت کے پیش نظر، اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے بہت زور سے دعوی کیا کہ شناخت ناممکن رہی ہو گی اور اس سے بات کرنے والے گواہوں کو بے ایمان ہونا چاہیے۔ تاہم، اس دلیل میں دو عوامل کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اگرچہ جسم سڑنے کی حالت میں تھا اور اعضاء کے بہت سے حصے غائب تھے اور یہاں تک کہ چہرے کا گوشت بھی چلا گیا تھا، وینکٹ کرشن شاستری کے قریبی ساتھیوں کے لیے یہ کہنا مشکل نہیں ہوتا کہ یہ ان کی لاش تھی، عام خصوصیات کی شکل، خاکہ،

جسم کی شکل، اور ایسے اعضاء کی ظاہری شکل جو دیکھنے کے لیے دستیاب تھے۔اس کی دوست مدھو سودھنا راؤ، گواہِ استغاثیہ 15، متوفی کے ساتھ کانگریس آفس میں کچھ سالوں سے کام کر رہی تھی اور اسے واقعی اچھی طرح جانتی تھی۔شناخت کے بارے میں اس کے ثبوت موجود ہیں۔اس سے بھی زیادہ اہم جسم کی گردن کے گرد رسی کی شناخت، اس کی کمر پر بنفشی کنارے والی دھوتی، اور جنجم یا مقدس دھاگے کی شناخت ہے۔یہ رسی برہما ریڈی (گواہِ استغاثیہ 17) کے گھر سے لائی گئی تھی۔یہ وہی تھا جو کانگریس گروہ کے ہر رکن کے گرد گانٹھ میں بندھا ہوا تھا جب انہیں گاؤں سے لال چنے کے میدان میں لے جایا گیا تھا۔یہ وہ رسی تھی جو وینکٹ کرشن شاستری کو ندی تک لے جانے کے لیے استعمال کی گئی تھی؛اور یہ وہ رسی تھی جو لاش کے گلے کے گرد پائی گئی تھی جب اس کا پتہ چلا۔کنارے والی دھوتی جو لاش پر تھی وینکٹ کرشن شاستری کی تھی۔ان بیرونی نشانات اور عمومی خصوصیات سے، متوفی کے دوست جیسے گواہِ استغاثیہ 3 سے 6 اور 9 اور گواہِ استغاثیہ 17 جن کے گھر میں شاستری رہتے تھے، ہم سوچتے ہیں کہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ دریا کے کنارے کمر تک گہرے گڑھے میں دفن لاش وینکٹ کرشن شاستری کی تھی۔

چاہے وہ ایک ساتھی کے طور پر سمجھا جاتا ہے یا جرم کے واحد گواہ کے طور پر گواہِ استغاثیہ 14 کی تصدیق اس انداز میں کی گئی ہے کہ قتل کے ارتکاب سے فوراً پہلے ملزم کے ذریعے اٹھائے گئے اقدامات کے بارے میں اس کے ثبوت ہمارے ذہنوں میں سزا کا باعث بنتے ہیں۔ملزم کا جرم سے تعلق ثابت ہونا چاہیے۔ہمیں یہ بھی قبول کرنا ہوگا کہ برآمد شدہ لاش وینکٹ کرشن شاستری کی تھی اور لاش کی عدم موجودگی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اس بھیانک اور باغیانہ قتل کے لیے اپیل گزاروں کو صرف عمر قید کی سزا ملی ہے جس کے لیے انہیں عدالت عالیہ کے فاضل ججوں کے درمیان پیدا ہونے والے اختلاف رائے کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور مسترد کر دی جاتی ہے۔